مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اسلام کا دنیاوی معاملات میں کردار

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

آپ کے لیے یہ مبارک ہو [برلن کی نئی درگاہ]۔ ماشاءاللہ؛ کیا یہ یہاں پہلی جمعہ کی نماز تھی؟ [ہاں سلطان]۔ اللہ کرے اس میں برکت اور خیر عطا ہو، ان شاء اللہ۔ شکر ہیں اللہ جل جلالہ کا، ان شاء اللہ، یہ جمعہ کی نماز اس پہلی جمعہ سے جڑی رہے جو ہمارے حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے راستے میں ادا فرمائی تھی، اور اس کا ثواب ہمیں بھی ملے، ان شاء اللہ۔ ہم کفر کے دل میں ہیں۔ شکر ہیں اللہ جل جلالہ کا، ہمیں موقع ملا — اللہ جل جلالہ کی مدد سے — یہاں آنے کا تاکہ اللہ جل جلالہ کا ذکر کریں، اللہ جل جلالہ کی وحدانیت کا اقرار کریں، ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر چلیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کریں، اور یہ پیغام پھیلائیں؛ ہم توپوں کے ساتھ نہیں آئے، بلکہ اللہ جل جلالہ کی مدد سے آئے ہیں۔ ان شاء اللہ، یہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے۔

یہ اللہ عز و جل کا دین ہے۔ دین اسلام ہے۔ آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر قیامت کے دن تک کوئی دوسرا دین نہیں۔ تمام انبیاء نے فرمایا، "ہم مسلمان ہیں"؛ یہ قرآن عظیم الشان میں بھی لکھا ہے۔ قرآن عظیم الشان سے پہلے آنے والی تمام آسمانی کتابیں بھی یہی حقیقت بیان کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ کوئی دوسرا دین نہیں۔

اب یہاں لوگ پوچھتے ہیں، "دین کیا ہے؟ "دین" کا مطلب کیا ہے؟ اسلام کیوں دین ہے؟" دین نصیحت، نصیحہ پر قائم ہے۔ نصیحہ کیا ہے؟ نصیحہ اچھی بات کہنا ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں مشورہ یا صلاح مانگتا ہے، تو وہ پوچھتا ہے، "سب سے بہترین راستہ کیا ہے؟" وہ پوچھتا ہے، "میری زندگی کیسے اچھی ہو سکتی ہے؟" اور جواب اسے ہدایت دیتا ہے۔ جو شخص اچھا کرنا چاہتا ہے اور اچھا بننا چاہتا ہے، وہ نصیحت مانگتا ہے۔ اور نصیحت بالکل انہی باتوں پر مشتمل ہوتی ہے جو دین میں موجود ہیں۔ کوئی بھی کبھی یہ نصیحت نہیں مانگتا کہ "میں برائی کیسے کروں؟" لوگ دوسروں سے نہیں پوچھتے، "میں ایسا برا کام کیسے کروں؟ میں چوری کیسے کروں؟ میں ہر طرح کی برائی کیسے کروں؟" وہاں ایسی نصیحت نہیں دی جاتی؛ اگر وہ ایسے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کریں تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی برائی کرنے کا مشورہ مانگے، اسے راستہ دکھایا جائے، اور وہ پکڑا جائے، تو وہ جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

اسی لیے ایسی جگہیں اچھائی کے مراکز ہیں۔ یہ جگہیں — درگاہیں اور مسجدیں — وہ مراکز ہیں جو اچھائی سکھاتی اور پھیلاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، وہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ دنیا کے معاملات کیسے انجام دیے جائیں۔ آج خطبے میں جو آیتِ کریمہ پڑھی گئی، وہ اسی بات کی طرف اشارہ کرتی ہے: "اے ایمان والو! جب تم قرض کا معاملہ کرو — یعنی جب واپس کرنے کا مقرر وقت ہو — تو اسے لکھ لو۔" قرآن عظیم الشان حکم دیتا ہے کہ جب تم معاملات کرو — چھوٹی خریداری کے لیے نہیں، بلکہ بڑے معاملات میں — تو اسے لکھ لو؛

www.mawlanasultan.org

نوٹری شامل کرو یا گواہوں کو موجود رکھو۔ ہم یہ کیوں کہہ رہے ہیں؟ کوئی پوچھ سکتا ہے، "دین کا تجارت سے کیا لینا دینا؟" مگر یہ دین کے سب سے اہم معاملات میں سے ایک ہے: دوسرے کے حق کو نہ مارنا اور دوسرے کے حق کو مارا نہ جانے دینا۔ کیونکہ اگر تم کسی کے حق کو مارا جانے دو، تو تم اسے گناہ میں ڈال دیتے ہو اور خود بھی نقصان اٹھاتے ہو؛ تم اصل میں دوسرے شخص کو حرام کھلاتے ہو۔ تم بس کسی پر بھروسہ کر کے نہیں کہہ سکتے، "لو بھائی، بعد میں دے دینا،" بنا کچھ لکھے۔ اگر تم تحفہ دینا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے — وہ الگ بات ہے — لیکن اگر تم پیسے ادھار دے رہے ہو تو ضرور لکھ لو۔ کیونکہ اگر تم ایسا نہ کرو اور وہ آدمی نہ دے — اگر وہ جان بوجھ کر روک لے جب کہ اس کے پاس دینا ممکن ہو — تو وہ پیسے نجس، گندے اور حرام ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اس پیسے سے اپنے بچے کو کھلائے تو وہ بچہ بدبخت نکلے گا۔ حرام کھانے سے جسم میں بیماری آتی ہے۔ اس حرام پیسے سے مسجد نہیں بنائی جا سکتی، نہ اس سے دی گئی کوئی خیرات یا زکوٰۃ قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا صرف اسی لیے پریشان مت ہو کہ "پیسے کھو گئے"؛ بلکہ اس بات کا غم کرو کہ تم نے ان پیسوں کو حرام ہونے دیا۔ کیا کرنا چاہیے؟ حکم واضح ہے: لکھ لو۔ جب تم لکھ لو — اگر وہ دے دے تو دے دے؛ اگر نہ دے تو ذمہ داری اب تمہاری نہیں۔ مولانا شیخ ناظم کے زمانے میں لوگ بہت شکایتیں لے کر آتے تھے، کہتے تھے، "میں نے فلاں انسان کو پیسے دیے تھے، لیکن واپس نہیں مل سکے ۔" مولانا شیخ ناظم پوچھتے تھے، "کیا تم نے مجھ سے مشورہ لیا تھا؟" لوگ آج بھی ہمارے پاس اسی طرح آتے ہیں؛ یہی سلسلہ جاری ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ کوئی نہ آئے اور کہے، "میں نے پیسے دیے تھے اور واپس نہیں مل سکے،" یا "میں نے یہ کیا اور پیسے واپس نہیں ملے۔" بہت سے لوگ ایسے معاملات لے کر آتے ہیں۔ اور جو حدیث ہم خطبے میں پڑھتے ہیں — جو قرآن کی آیت کے بعد آتی ہے — ہمارے رسول ﷺ یہ خوشخبری دیتے ہیں: "اگر کوئی شخص اس خالص نیت سے قرض لے کہ وہ اسے واپس کرے گا، تو اللہ ﷻ اسے آسانی عطا فرماتا ہے اور اس قرض کو آسانی سے ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔" یہ بہت اہم بات ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا، ان معاملات پر غور کرنا ضروری ہے، کیونکہ لوگ ہر جگہ ایک جیسے ہیں — یہاں اور وہاں دونوں جگہ۔ کچھ لوگ دھوکہ دینے کی نیت سے قرض لیتے ہیں، جب کہ کچھ نیت رکھتے ہیں کہ واپس کریں گے مگر پھر نہیں کر پاتے۔ جب واپس کرنا ممکن نہ ہو تو معاملہ الگ طرح سے سلجھایا جا سکتا ہے — قرض دینے والا نرمی دکھاتا ہے اور ضرورت پڑے تو اسے زکوٰۃ میں شمار کر کے قرض دار کو راحت دیتا ہے۔ مگر اگر شروع سے ہی بری نیت تھی — یہ سوچ کر کہ "یہ لوگ ملا، درویش یا بیوقوف ہیں؛ میں یہ پیسے لے لوں اور انہیں دھوکہ دوں" — تو اس سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ ﷻ ہمیں محفوظ رکھے۔

کچھ لوگ جو یہاں تصوف میں دلچسپی لے کر آتے ہیں، کچھ صوفی پوچھ سکتے ہیں، "دنیا کے معاملات میں کیوں الجھیں؟" مگر دنیا کے معاملات انسانی زندگی کا حصہ ہیں — آخر ہم صرف روحیں نہیں ہیں؛ ہمارے پاس گوشت اور ہڈیوں کا جسم ہے۔ روح ابھی تک جسم سے نہیں نکلی، اسی لیے دنیا کے معاملات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر دنیا کے معاملات کو نظرانداز کیا جائے تو روحانی معاملات بھی بگڑ جاتے ہیں۔ بالکل، پرانے زمانے کے لوگ الگ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے کے چور — ہزار سال پہلے کا چور — گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی کے سونے کے کمرے میں نہیں جاتا تھا؛ خاندان کا احترام کرتے ہوئے وہ باہر کے حصوں سے چوری کر کے چلا جاتا تھا۔ امانت کے احترام کا احساس تھا۔ برائی کرتے وقت بھی شخص سوچتا تھا: "ہم ایک حرام کر رہے ہیں؛ دوسرا حرام نہ کریں۔" اللہ ﷻ لوگوں کو ایسے حرام کاموں سے محفوظ رکھے۔ حرام کرنا بری بات ہے؛ اللہ ﷻ ہمیں اس سے دور رکھے۔ گناہ سے بچنا بڑی نعمت ہے۔ ایمان سب سے بڑی نعمت ہے؛ اس کے بعد حرام سے بچنا بھی بڑی نعمت ہے۔ اللہ ﷻ ہم سب سے راضی ہو۔

مولانا شيخ محمد عادل رباني

ومن الله التوفيق. الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۵ ستمبر ۲۰۲۶ / ۱۴ ربیع الآخر ۱۴۴۸
نقشبندی صوفی زینترم برلن، جرمنی

www.mawlanasultan.org